سے مشائخ چشت اور ان کی خانقاہوں میں شعر وادب کا چلن ہے۔ اکابر مشائخ چشت شعر و سخن کا اعلیٰ اور نفیس ذوق رکھتے تھے۔ ان خانقاہوں سے وابستہ شعراء بھی اپنے فن کی بدولت پورے ہند میں جانے جاتے ہیں۔ خانقاہ سیال شریف بھی چشتی خانقاہ ہے۔ سیال شریف عہد جدید میں چشتی نظامی سلسلہ کی اہم خانقاہ ہے۔ اس کی اثر پذیری کا یہ عالم ہے کہ ہند میں اس کے توسل سے بڑی بڑی معروف خانقاہیں وجود میں آئی ہیں۔ خانقاہ سیال شریف کے مشائخ کا ذوق شعر و سخن اکابرین چشت کی طرح کا تھا۔ صوفیاء چشت کا یہی فیض ان کی ذیلی خانقاہوں میں بھی دکھائی دیتا ہے۔ سیال شریف کی پہچان علم وادب ہے۔ عہد جدید میں خانقاہ سیال شریف جدت وقدامت کا حسین امتزاج ہے۔

باب اول: پہلے باب میں خانقاہ سیال شریف تاریخ وروایت بیان کی گئی ہے۔ سیال شریف کی تاریخی اہمیت اور خانقاہ سیال شریف کے بانی خواجہ شمس الدین سیالوی اور ان کے سجادگان کی حیات وخدمات کا باریک بینی سے جائزہ لیا گیا ہے۔ خانقاہ سیال شریف کے مشائخ کی ادبی، علمی، قومی وملی، سیاسی اور سماجی میدان میں کارہائے نمایاں کا بھی ذکر کیا گیا۔ خانقاہ سیال شریف کا تاریخی پس منظر تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

باب دوم: باب دوم میں خانقاہ سیال شریف کی شعری روایت کے ساتھ ساتھ مشائخ چشت کی ادب دوستی کا بھی تفصیل سے ذکر کیا گیا۔ صوفیاء چشت کی شعری میراث جس کے پیش روخواجہ امیر خسرو ہیں اسکا بھی اجمالاً تذکرہ کیا گیا ہے۔ مشائخ چشت کے ذوق سماع کو بطور خاص موضوع بنایا ہے۔ اس باب میں خانقاہ سیال شریف کے سجادگان اور درباری شعراء کی حیات وشعری خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ سیال شریف کے وہ شعراء جن کا کلام غیر مطبوعہ ہے اور اس کے تلف ہو جانے کا خدشہ ہے اس کا عمیق نظری سے جائزہ لیا گیا ہے۔ سیال شریف کے شعری افق پر چھائے ہوئے شعراء جن میں خواجہ عبداللہ سیالوی، خواجہ غلام فخر الدین سیالوی اور میجر اسلم سیالوی کی شاعری کا موضوعاتی، فکری وفنی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

باب سوئم: باب سوئم میں خانقاہ گولڑہ شریف کی شعری روایت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ خانقاہ گولڑہ شریف، سیال شریف کی ہی ذیلی خانقاہ ہے۔ پیر مہر علی شاہ نے اس خانقاہ کو روحانی وفکری اوج پر تو پہنچایا ہی تھا مگر انہوں نے اس خانقاہ میں شعر و سخن کی مربوط روایت کا بھی آغاز کیا تھا۔ خانقاہ گولڑہ شریف کا امتیاز یہ ہے اس کی چوتھی نسل بھی شعر و سخن کے میدان میں اپنے جوہر دکھا رہی ہے۔ مشائخ چشت کے ذوق شعر و سخن کا وافر حصہ اس خانوادہ کے حصے میں آیا ہے۔ خانقاہ گولڑہ کے پیر مہر علی شاہ، پیر غلام معین الدین گیلانی، پیر نصیر الدین نصیر گیلانی، پیر غلام نظام الدین جامی، پیر سید غلام معین الحق گیلانی، پیر سید غلام قطب الحق گیلانی، پیر سید شمس الدین گیلانی اور مہر حماد الدین سعدی گیلانی جیسے شعراء کے کلام کا جائزہ لیا گیا ہے۔ گولڑہ شریف سلسلہ چشت کی وہ خانقاہ ہے جس کے ہر دور میں

صاحب علم وفضل ہی مسند نشین رہے اور ان کا ذوق شعر بھی کمال ہوتا ہے۔ مشائخ گولڑہ کئی زبانوں میں شاعری کرتے ہیں۔ ان یہی طرز سخن ان کو اپنے ہم عصروں سے ہمیشہ ممتاز کرتا ہے۔ اس باب کی تین ذیلی فصلیں قائم کی گئی ہیں۔

باب چہارم: باب چہارم میں خانقاہ معظم آباد کی شعری روایت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ خانقاہ معظم آباد، خانقاہ سیال شریف کی ذیلی خانقاہ ہے۔ معظم آباد کے سجادگان کا ذوق شعر وسخن بھی قابل داد ہے۔ معظم آباد کی شعری روایت کو کلاسیکیت کے تناظر میں دیکھا جائے تو پروفیسر غلام نظام الدین کا اسم گرامی سامنے آتا ہے۔ ان کی فارسی اور اردو شاعری میں کلاسیکل روایت پورے جوبن پر نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر معین نظامی کی جدید نظم گوئی خانقاہ معظم آباد کی شعری روایت کو قدیم وجدید کا سنگم دکھائی دیتی ہے۔ عمومی طور پر خانقاہوں کے سجادگان غزل گوئی میں ہی طبع آزمائی کرتے ہیں مگر ڈاکٹر معین نظامی نے جدید نظم نگاری کر کے خانقاہ معظم آباد کی شعری روایت میں عجب سرمستی اور جدت پیدا کی ہے۔ معظم آباد کے خلیفہ اور درباری شاعر مخمور سدیدی ہیں۔ ان کا کلام ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔ ان کے کلام کا فکری وفنی جائزہ لیا گیا ہے۔ خواجہ عطا اللہ سدیدی خلیفہ مجاز خانقاہ معظم آباد کا خزانہ شعر وسخن بھی غیر مطبوعہ ہی ہے۔ اس باب میں ان کی حیات وشعری خدمات کا بھی احاطہ کیا ہے۔

باب پنجم: باب پنجم میں خانقاہ بھیرہ شریف، خانقاہ چکوڑی ومونیاں شریف اور خانقاہ کوٹلہ سارنگ کے مشائخ کی شاعری کو موضوع بنایا گیا ہے۔ خانقاہ بھیرہ شریف کے نمائندہ دو شعراء پروفیسر بابر حسین اور سید مقصود علی شاہ کی شاعری کا جائزہ پیش کیا ہے۔ خانقاہ چکوڑی ومونیاں شریف کے مشائخ کا طرہ امتیاز تاریخ گوئی ہے۔ تاریخ گوئی کی روایت دم توڑ رہی تھی مگر نئے آہنگ اور نئے انداز سے صاحبزادہ فیض الامین فاروقی سیالوی اور پیر ابو الکمال عروس فاروقی زندہ وجاوید کر دیا ہے۔ خانقاہ کوٹلہ سارنگ کی شعری روایت پیر سید خضر شاہ کے طرز سخن سے جڑی ہوئی ہے۔ ان کا ضخیم دیوان ان کی شعری وفنی عظمت کی گواہی دیتا ہے۔ اس باب میں مذکورہ تینوں خانقاہوں کی شعری روایت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس باب کی بھی تین ذیلی فصلیں بنائی گئی ہیں۔

یہاں اس امر کا اظہار بے جا نہ ہو گا کہ راقم نے اس مقالے میں کی جانے والی تحقیق میں تمام تر مطالعے اور جملہ حوالہ جات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی سوچ اور اپنے ذہن کے مطابق نتائج مرتب کیے تا کہ مطالعہ اور تحقیق کا مقدور بھر حق ادا ہو سکے مگر نہ تو کوئی تحقیق اور رائے حرف آخر ہوتی ہے لیکن مجھے امید ہے اس تحقیقی کاوش کی وجہ سے خانقاہوں میں ہونے والی شاعری کو منظر عام پہ لایا جا سکے گا۔ وہ شعراء جن کا عمومی تذکرہ ہمارے ادبی حلقوں میں نہیں ہوتا۔ ان کا ادبی کام متعارف ہو سکے گا۔ صوفیاء کا وہ کلام جو غیر مطبوعہ تھا اور اسکے تلف ہونے کا خدشہ تھا اس کلام کو اس مقالے کا حصہ بنا کر محفوظ کر لیا گیا۔ خانقاہوں میں بیٹھنے والے صوفی شعراء شہرت وناموری سے کوسوں